

مدیر اعلیٰ اعزازی

پریسنگ سیکرٹری: محمد سعید خان

مدیر شاعری: محمد مجتبیٰ خان

مدیر مسئول: حافظ رفیع اللہ

رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ ☆ نومبر ۲۰۰۲

9

3

کل عام وانتم بخیر ☆ سب مسکنہ کو ماہِ صیام مبارک

جلس ادارت

فہرست

۲	لوہریہ
۵	قیام رمضان چند توجہ طلب امور
۱۱	فقهی قواعد کا ارتقاء
۳۷	بیمہ کمپنیوں کے کاروبار کی شرعی حیثیت
۶۵	شہریت پسندی کا رجحان اور اسلام
۸۳	چند جدید فقہی مسائل
۸۸	عورتوں کا جماعت میں شریک ہونا
۸۹	مردوں اور عورتوں کی نماز کا فرق

- ◉ غلام نصیر الدین نصیر
- ◉ محمد اجمل منصور
- ◉ عمر زمان علوی
- ◉ حبیب الرحمن
- ◉ محمد اعظم چشتی
- ◉ محمد اشرف
- ◉ شہادت ارسول بھٹی

ذاتی عوام پبلی: ۱۷
 موروثی: حمود عرب ادارت
 چھاپی اور اشرف: جزی
 منسوخ و موقوف: کیتزا
 پرنٹنگ: ساجد خان

Fiqh-e-Islami English Section

Banks without Interest is it conceivable?	2
Politics & Religion.	14
Gelatine Halal or not?	20
Taking care of Parents	23

فی شمارہ: 25 روپے 280 روپے سالانہ

مواصلت و عطیات: پتہ: مدیر اعلیٰ اعزازی
 گلشن انارک، پوسٹ بکس نمبر: 17777
 کراچی، 75300 پاکستان

فون: 4989772 تا: 4583426
 فیکس: 4583426
 ای میل: nshahtaz@gem.net.pk

لوراریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٹی ہو گئیں سب تدبیریں لور..... آگئے قاعدہ خوال

ہم نے جنوری ۲۰۰۲ کے شمارہ کے لوراریہ میں جناب معین الدین حیدر صاحب (سائن و فائن ڈیزبر داخلہ) کے ایک بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے جو کچھ لکھا تھا اس کا ایک حصہ تکرار کے طور پر پیش خدمت ہے، ہم نے کہا تھا :

”..... گزشتہ دنوں ہمارے ایک مقتدر مہربان کو ”القاعدہ“ کے خلاف آپریشن کی مستی میں ایک خرمستی سو جھی لور انہوں نے بڑے طمطراق سے اعلان کیا کہ وہ اقتدار قاعدہ خوالوں کے سپرد نہیں کر سکتے..... انسان جب مدہوشی یا مستی میں پوتا ہے تو اسی قسم کے فکر و دانش سے عاری فی البدیہہ ڈائلاگ پوتا ہے لور جب ہوش میں آتا ہے تو اس وقت تک اس کے ڈائلاگ اپنا اثر دکھا چکے ہوتے ہیں لور پھر اس بے چارے کو ہاتھ ملنے کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا ایسے بے چارے دنیا والوں نے ہر دور لور ہر زمانے میں پائے لور دیکھے ہیں۔ بھلا ان بے چاروں سے کوئی پوچھے کہ قاعدہ خوالوں سے ایسی ہی نفرت و عدوت ہے تو انہیں ملک کے مقتدر آئینی لور اوروں میں کیوں شمار کھا ہے۔ ملک کے ایک اہم مقتدر آئینی لوارہ اسلامی نظریاتی کونسل کے تمام اراکین قاعدہ خوال ہیں، عام اور شرعی عدالتوں کے تمام ججز قاعدہ خوال، یونیورسٹیوں کے اساتذہ قاعدہ خوال، کالجوں لور اسکولوں کے تمام ٹیچرز قاعدہ خوال، ان اسکولوں کالجوں لور جامعات سے قاعدہ و قواعد پڑھ سکھ کر نکلنے والے باقاعدہ گریجویٹ سب کے سب قاعدہ خوال، انہی گریجویٹس میں سے سول لور فوجی اداروں میں جانے والے قاعدہ خوال، مدنی لور فوجی اداروں کے افسران قاعدہ خوال، خود موصوف کے پہلو میں بیٹھا وزیر مذہبی امور قاعدہ خوال لور عد تو یہ کہ فوج ایسے لبرل لوٹوہ کے اعلیٰ عہدیداران و جرنیل قاعدہ خوال، بلکہ خود چیف ایگزیکٹو لور صدر مملکت قاعدہ خوال ہیں، تو اب اقتدار قاعدہ خوالوں کے سپرد نہ کرنے کی بات تو از خود بادی ہو گئی کہ وہ تو پہلے ہی قاعدہ خوالوں کے قبضہ و تسلط میں ہے..... ہاں اگر یہ مقتدر شخصیت نہ کور جالا قاعدہ خوالوں کی ستائی ہوئی لور تسمیریدہ ہے لور اس بناء پر قاعدہ خوالوں سے الریک ہے لور اس نے ان قاعدہ خوالوں کے لہجمن دیکھ کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ آئینہ ایسے کسی قاعدہ خوال کو ایوان اقتدار میں داخل نہیں ہونے دے

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ : لامہاک لور شیانہن عیبدہ نہ ہوتے تو حجت سے طمہ رخصت ہو جاتا

کی تو پھر اس کا مطلب شاید ہوتا ہے کہ سن ۲۰۰۲ء کے موعودہ انتخابات کے لئے امیدواروں کی شرط نامزدگی یہ ہوگی کہ امیدوار کسی صورت قاعدہ خواں نہ ہوں..... تاکہ اقتدار ان لوگوں کو ملے جو اولاد تباہ و تاراج کی صورت بھی قاعدہ خواں نہ رہے ہوں..... ہمارے ملک کے لئے مقتدرہ کی یہ ایک نئی صورت ہوگی بہر کیف صاحبان اقتدار سے کوئی عہد نہیں وہ جو چاہیں سو کریں، ان کے مزاج میں آئے تو وہ سطوں کو اقتدار بخش کر چام کے سنے جاری کر دیں۔ اور اقتدار کے تمام قاعدوں ضابطوں کو بس ایک ہی قاعدہ کا پلندہ بنا دیں کہ آئندہ اقتدار میں کسی قاعدہ خواں کو قدم رکھنے کی اجازت نہ ہوگی اور پارلیمنٹ کی لوچ جینیں پر یہ شعر کندہ کر لیں :

قاعدہ خواںوں کو یاں گھسنے نہ دینا
کہ ناحق خون بے قاعدوں کا ہوگا

مگر اس کام کے لئے بھی انہیں ایک قاعدہ تو وضع کرنا ہی پڑے گا پور پور جو اس قاعدہ کو پڑھے گا وہ ضرور قاعدہ خواں ہوگا۔

ہمارا خیال ہے کہ قاعدہ خواںوں سے چھٹکارا نہ زندگی میں ہے نہ مرنے کے بعد، اخبارات میں ہمارے وزیر داخلہ جناب محسن الدین حیدر کے بھائی جناب احتشام الدین کے نامگانی قتل کی خبر شہ سرخیوں کے ساتھ شائع ہوئی اور اگلے روز ان کے گھر پر قاتحہ خوانی کرتے ہوئے جن لوگوں کی تصویر اخبارات میں چھپی ان میں بہت سے لوگ اپنی ڈاڑھیوں اور شکلوں سے ہو یہو "قاعدہ" والے لگتے تھے جنہیں ہاتھوں میں قاعدے سپارے لئے دکھایا گیا۔ اللہ اعلم وہ قاعدہ خواں کر رہے

جہاں تک قاعدہ خواںوں کو اقتدار سے دور رکھنے کی بات ہے تو جناب محسن الدین حیدر یہ بات کیوں بھول رہے ہیں کہ یہ ملک فوج نے لڑ کر فتح نہیں کیا تھا بلکہ قاعدہ خواںوں نے قربانیاں دیکر بنایا اور حاصل کیا تھا، اب البتہ فوجی جرنیلوں کو ہتھیار ڈال کر آدھا گوانے کا کریٹ ضرور جاتا ہے..... یاد رکھئے کہ اقتدار ان قاعدہ خواںوں کا موروثی حق ہے جو انہیں مسلمان ہونے کے ناطے اس عظیم ہستی سے وراثت میں ملا ہے جو قاعدہ خواںوں اور یورپینیشنوں کی امام ہے۔ یہ درویش تو خود کو اقتدار سے از خود دور رکھے ہوئے ہیں اور ان کے ایثار و اعراض کے صدقہ میں آپ بدر اقتدار ہیں ورنہ اگر یہ اقتدار چھیننے پر آگئے تو پھر نہ کوئی بوجھل و ولید بن مغیرہ ان کا راستہ روک سکے

گالورنہ کوئی قیصر و کسری....."

ابھی اس تحریر کی سیاہی پھیلنے میں پڑی کہ قوم نے ووٹ کے ذریعہ ٹھٹھ کر دیا کہ وہ قاعدہ خواتین کے ساتھ ہے اور اس وقت (تادم تحریر) صورتحال یہ ہے کہ قاعدہ خواتین کو اقتدار نہ سونپنے اور ان کو اقتدار سے دور رکھنے کی باتیں کرنے والے ان کے پاؤں، گھٹنوں اور ڈاڑھیوں کو کوچھو چھو کر کہ رہے ہیں کہ خدا را حکومت میں آجائے یا کم از کم حکومت سازی میں تعاون ہی فرمائیے..... یہ ہے وجہات جسے لازوال کتاب نے یوں بیان کیا ہے، و مکروا و مکرا اللہ واللہ خیر العاکرین

..... وما تشاؤون الا ان یشاء اللہ رب العالمین.....

ہماری ناقص رائے میں مسلم لیگ (ق) اور پاکستان پیپلز پارٹی دونوں امریکی ایجنڈے پر کام کرنے والی پارٹیاں ہیں، بے نظیر کل کر کہ چکی ہیں کہ وہ پرویز مشرف سے زیادہ امریکی مفادات کا تحفظ کر سکتی ہیں، لہذا اعلائے کرام کو مرکز میں ان دونوں پارٹیوں سے الگ رکھنے کو ہی اسمبلی میں حزب اختلاف کے بچوں پر ہتھ کر مضبوط حزب اختلاف کا رول لوار کرنا چاہئے جبکہ سرحد و بلوچستان میں حکومتیں بنانی چاہئیں۔ تاکہ امریکی گمشدہوں کو فائدہ نام دیا جاسکے۔ ویسے بعض خدو لہو کریم قائد الملک سنت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی کی زبرد قیادت ان علماء کی اسمبلیوں میں آمد کی فوری ہرکات یہ ہیں کہ اٹھانے فوجیں واپس بلانی ہیں، امریکی حد طاقوی فوجیں کراچی کے ہوئی اڈے سے قبضہ ختم کر رہی ہیں اور دیگر فوجی اڈوں سے بھی واپسی کے لئے یوریا ہتھ بانہ رہی ہیں۔ اللہ نے چاہا تو جلد یہ ملک امریکی پالیسیوں سے بھی نجات پالے گا مگر اس کے لئے اقتدار کی قربانی دیکر مضبوط حزب اختلاف بنانے کی ضرورت ہے۔ ہماری دعاء ہے کہ رب کریم ہتھ مجلس عمل کے اس اتحاد کو قائم و دائم رکھے اور اسے نظربد سے چائے اور اس اتحاد کے ثمرات کلی کوچوں تک پہنچیں

نفرتیں ختم ہوں محبتیں جنم لیں اور ملک و قوم ترقی کی شاہر لہ پر گامزن ہو۔

عمدہ لکھائی _____ بہترین چھپائی

مسودہ دیجئے _____ کتاب لیجئے

چھپیل پور اور

ناظم آباد نمبر ۲، فون: 6608017

قیام رمضان.....چند توجہ طلب امور

نور احمد شاہتاز

ایک بار پھر ماہِ صیام کی آمد آمد ہے، ماہِ صیام اپنے ساتھ ہزاروں برکتیں اور لاکھوں نعمتیں لاتا ہے جن میں سے ایک اس کی راتوں میں قیام اور سماعتِ قرآنِ کریم ہے۔ یہ قیام نمازِ تراویح سے عبارت ہے۔

نمازِ تراویح میں ختمِ قرآن کا اہتمام سب سے پہلے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کیا تاکہ ماہِ رمضان میں نمازِ تراویح میں ایک بار مکمل قرآنِ کریم تلاوت کیا جائے، چنانچہ آپ کی قائم کردہ اس سنت پر دنیا بھر کے مسلمان آج بھی عمل پیرا ہیں۔

البتہ آج جس طرح سے ہم نمازِ تراویح میں ختمِ قرآن کرتے ہیں اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس دور میں ہوتے تو ہمارا یہ اندازِ تلاوت و سماعتِ قرآن دیکھ کر یا تو اس کی اصلاح کی خاطر بعض آئمہ تراویح اور منتظمین تراویح کی تادیب فرماتے یا اس سلسلے کو سرے سے موقوف فرما دیتے کیونکہ نمازِ تراویح میں جس تیز رفتاری سے قرآنِ کریم پڑھا جاتا ہے وہ نمازِ تراویح یعنی قیامِ رمضان کی اصل روح کے سراسر منافی ہے۔ نمازِ تراویح یا قیامِ رمضان کا مقصد تو یہ تھا کہ عام مہینوں کی بہ نسبت اس ماہ میں زیادہ دیر تک راتوں کو عبادت کی جائے اور قرآنِ کریم زیادہ اہتمام کے ساتھ کثرت سے تلاوت و سماعت کیا جائے لیکن بد قسمتی سے ہمارے موجودہ معاشرے میں نمازِ تراویح میں ختمِ قرآن اب ایک رسم سے زیادہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر لوگ ایسے حافظ یا امام کے پیچھے نمازِ تراویح پڑھنا پسند کرتے ہیں جو انہیں جلد از جلد تراویح پڑھا کر فارغ کر دے، ایسے حافظ کرام کو پکا اور صحیح حافظ سمجھا جاتا ہے جو انتہائی تیز رفتاری سے تلاوتِ قرآن کریں اور اس میں غلطی یا بھول چوک بھی نہ ہو، نوجوان طبقہ خاص طور سے اس طرف مائل دکھائی دیتا ہے اور ایسی بہت سی مساجد جہاں مناسب رفتار سے ترتیل کے ساتھ، الفاظ کی صحیح ادائیگی کا لحاظ کرتے ہوئے نمازِ تراویح میں تلاوت ہوتی ہو، مقتدیوں کی زیادہ تعداد دکھائی نہیں دیتی لیکن اس کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ اب سرے سے ایسے لوگ ہی نہیں جو سکون و اطمینان سے تراویح میں تلاوتِ کلامِ حکیمِ حروف کی صحیح ادائیگی کے ساتھ سنتا نہ چاہتے ہوں، بلاشبہ ایسے نیک لوگ اب بھی ہیں مگر اکثریت کا حال وہی ہے جو پہلے بیان ہوا۔

نماز کے تمام ارکان کو ظہرِ ظہر کر اور سکون سے ادا کرنا تبدیل ارکان کہلاتا ہے۔ فتاویٰ

عالمگیری اور فقہ و فتاویٰ کی دیگر کتابوں میں لکھا ہے کہ تعدیل ارکان اعضاء کے ایسے سکون کو کہتے ہیں کہ اعضاء کے سب جوڑ کم از کم ایک بار تسبیح پڑھنے کی مقدار ٹھہر جائیں، تیز رفتاری سے نماز تراویح میں یا کسی بھی نماز میں اگر تعدیل ارکان نہ ہو سکے جو کہ واجب ہے تو نماز ہی نہ ہوگی جن مساجد میں تیز رفتاری سے نماز تراویح پڑھی جاتی ہے وہاں یہ بات بطور خاص نوٹ کی گئی ہے کہ رکوع و سجود اور قومہ و جلسہ میں اطمینان و سکون ہی مفقود ہوتا ہے خشوع و خضوع تو بعد کی بات ہے۔ بعض جگہ تو یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ امام نے نیت باندھ کر سورہ فاتحہ بھی پڑھ لی اور مقتدی ابھی ٹاء نہیں پڑھنے پائے۔

ایسی نماز سے کیا حاصل جس سے روح نماز ہی غائب ہو اور پورا زور کسی نہ کسی طرح بیس رکعت کی تعداد پوری کرنے اور ان میں جلد از جلد سوایا ڈیڑھ پارہ ختم کرنے پر صرف ہو رہا ہو، خدا را اس عمل کی حوصلہ شکنی کیجئے، آئمہ تراویح کو اس بات کا پابند کیجئے کہ وہ تیز رفتاری سے نماز نہ پڑھائیں۔ نوجوانوں اور اپنے بچوں اور ساتھیوں کو اس بات پر آمادہ کیجئے کہ وہ اطمینان و سکون سے نماز پڑھنے کو ترجیح دیں۔ میں تو یہ کہوں گا کہ اطمینان و سکون سے پڑھی ہوئی دو رکعتیں، جلد بازی اور بے سکونی کی بیس تراویح سے کہیں افضل ہیں۔ اسی طرح چھوٹی سورتوں کی پر سکون تلاوت سے ادا کی گئی تراویح کی نماز تیز رفتاری، جلد بازی اور بے سکونی کی ان بیس رکعات سے افضل ہے جن میں آداب و قواعد تلاوت کا لحاظ کئے بغیر کسی طرح لٹم پٹم ختم قرآن کرنا مقصود ہے۔

جو لوگ تراویح میں تیز رفتاری سے قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں یا جو تیز رفتار تلاوت سننا پسند کرتے ہیں تاکہ تراویح سے جلد فارغ ہو جائیں۔ انہیں یہ بات بھی جان لینی چاہئے کہ اتنی تیز رفتاری سے قرآن کریم کی تلاوت کرنا جس سے الفاظ پورے ادا نہ ہوں یا حروف اپنے صحیح مخارج و صفات کے ساتھ ادا نہ ہوں یا مد و شد و غیرہ کا خیال نہ رہے یا وقف، وصل اور فصل کے قاعدوں کو نظر انداز کر دیا جائے جائز نہیں اور ایسی تلاوت کرنے والے کی نماز نہیں ہوتی۔ جب اس کی نہیں ہوگی جو پڑھا رہا ہے تو ان مقتدیوں کی بھی نہیں ہوگی جو یہ جانتے ہوئے بھی کہ امام تلاوت کے آداب کا لحاظ کئے بغیر پڑھ رہا ہے اس کے پیچھے ہاتھ باندھے کھڑے ہیں کیونکہ نماز میں سکون اور طمانیت شرط ہے جو خشوع و خضوع کا باعث بنتی ہے اور اگر بے سکونی اور جلد بازی کا مظاہرہ ہوا تو ایسی نماز کا کوئی فائدہ نہیں۔

نماز تراویح میں قرآن شانے کی اجرت مقرر کرنا ایسی قباحت ہے جو معاشرے میں تیزی سے پھیلی ہے، بعض مساجد میں تو ایسے اللہ والے لوگ مل جاتے ہیں جو بغیر کسی معاوضے کے

قرآن کریم سنانے کو تیار ہوتے ہیں تاہم ایسی مساجد کی بھی کمی نہیں جہاں پہلے سے حافظ/قاری صاحب سے باقاعدہ اجرت ملے کی جاتی ہے جسے عرف عام میں خدمت کا نام دیا جاتا ہے۔ بعض حفاظ کرام (اللہ انہیں معاف کرے) ملے کے بغیر قرآن سنانے پر تیار ہی نہیں ہوتے۔ کہیں ایسا بھی ہوتا ہے کہ حافظ صاحب ملے تو نہیں کرتے مگر انہیں اندازہ ہوتا ہے کہ اس محلے سے اتنی رقم اختتام تراویح پر ملے گی تو قیاساً پھر اگر توقع سے کم ملے تو اس پر قناعت کے بجائے برملا اظہار ناراضگی و برہمی بھی فرماتے ہیں۔ نماز تراویح کے لئے یا قرآن پڑھنے یا سنانے کے لئے اجرت پیشگی ملے اور مقرر کرنا صحیح نہیں اور ایسے امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی جو قرآن سنانے کی اجرت مقرر کرتا یا کرواتا ہے۔ لہذا مساجد کی انتظامیہ، کمیٹیوں اور حفاظ کرام سے بعد احترام درخواست ہے کہ وہ قرآن سنانے کی اجرت ملے کر کے لوگوں کی نمازیں خراب کرنے سے باز رہیں۔

رمضان المبارک میں اکثر مساجد میں نماز تراویح میں لاؤڈ اسپیکر استعمال کئے جاتے ہیں، لاؤڈ اسپیکر کا استعمال شرعاً جائز ہے یا ناجائز یہ بذات خود ایک نزاعی مسئلہ ہے تاہم نظریہ ضرورت یعنی زیادہ سامعین و مقتدین تک آواز پہنچانے کی غرض سے اکثر علماء نے اسے جائز قرار دیا ہے لیکن اس جواز سے جو بے جا فائدہ اٹھایا جا رہا ہے وہ حد جواز سے تجاوز ہے، شہری محلوں میں مساجد عموماً قریب ہوتی ہیں اور لاؤڈ اسپیکر کی آواز تیز ہوتی ہے جس سے ایک مسجد کی نماز تراویح کی آواز دوسری میں باآسانی پہنچ کر وہاں کے نمازیوں کے لئے باعث تکلیف بنتی ہے۔ نیز مساجد کی انتظامیہ اور منتظمین کو اللہ ہدایت دے تو انہیں یہ بات سمجھنی چاہئے کہ جس طرح مساجد میں مرد حضرات نماز تراویح میں مشغول ہیں اسی طرح گھروں میں خواتین بھی نماز ادا کرتی ہیں، لاؤڈ اسپیکر کی تیز آواز ان کی نماز میں یقینی خلل کا باعث بنتی ہے علاوہ ازیں تلاوت کے بارے میں حکم یہ ہے کہ جب تلاوت ہو رہی ہو تو سامع خاموش ہو کر اسے سنے اب علماء کرام سے یہ دریافت کرنا ہے کہ خواتین جن تک لاؤڈ اسپیکر کی آواز پہنچ رہی ہے وہ اس آواز پر توجہ دیں اور اس تلاوت کو سنیں جو آپ انہیں زبردستی سنوار رہے ہیں یا اپنی نماز پڑھیں؟

آپ خود اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

براہ کرم مساجد میں اوپر کے لاؤڈ اسپیکر جن کی آواز باہر جاتی ہے، نماز تراویح کے دوران

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ: تم لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ (رحمۃ اللہ علیہ) کے پروردہ ہیں

تو بند رکھے تاکہ گھروں میں موجود بوڑھے اور خواتین بھی اپنی نماز سکون سے ادا کر سکیں، ہاں البتہ مسجد میں موجود تمام لوگوں تک آواز تلاوت پہنچانے کی غرض سے (اگرچہ اس کے آپ شرعاً مکلف نہیں) صرف اندرونی اسپیکر استعمال کر لیا کریں تو بہت سوں کا بھلا ہو۔ بیرونی اسپیکر پر یہ پابندی مساجد کی انتظامیہ اور ائمہ حضرات مل جل کر خود ہی لگالیں تو بہتر ہے ورنہ عام مسلمانوں کے مطالبے پر اگر کبھی کوئی شرعی یا غیر شرعی حکومت یہ پابندی لگائے گی تو اسے مداخلت فی الدین گردانا جائے گا اور بد مزگی پیدا ہوگی۔

رمضان المبارک میں بڑے بڑے پوسٹر اور اشتہارات کچھ ان عنوانات کے ساتھ چپتے ہیں، تین روزہ تراویح، چھ روزہ تراویح، دس روزہ تراویح کا اہتمام وغیرہ وغیرہ۔

عام لوگ بالخصوص نوجوان طبقہ ایسے پروگراموں میں زیادہ پیش پیش ہوتا ہے اگرچہ اس طرح ختم قرآن پر شرعاً کوئی پابندی نہیں لیکن آپ مانیں یہ نہ مانیں کہ اس عمل خیر سے بے عملی کا جو پہلو برآمد ہوتا ہے وہ زیادہ خطرناک ہے کیونکہ بعض نوجوان یہ سمجھنے لگے ہیں کہ تین روزہ یا چھ روزہ تراویح میں اگر ختم قرآن ہو جائے اور اس میں شمولیت کر لی جائے تو پھر رمضان کی باقی راتوں میں تراویح پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی اور عملاً ایسا ہو رہا ہے کہ چھ روزہ تراویح میں شامل ہونے والے اکثر نوجوان باقی ایام رمضان میں مسجد کا رخ نہیں کرتے، یاد رہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے اس عمل کو پسند کیا ہے جو اگرچہ تھوڑا ہو مگر اس پر مداومت یا تسلسل رہے اور اس کے مقابلے میں ایسا نیک عمل جو زور و شور سے ہو مگر اس پر مداومت (بیگنی) نہ کی جاسکے اور تھوڑے عرصے بعد اس کے اثرات زائل ہو جائیں وہ بہر کیف نظر استحسان سے نہیں دیکھا جائے گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ ”نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر زیادہ دوام ہو خواہ وہ عمل کم ہی ہو۔“ (صحیح مسلم) نماز تراویح پر مداومت اور رمضان کی تمام راتوں میں قیام اور وہ بھی اطمینان و سکون کے ساتھ جیسی ہوتا ہے جب سکون و اطمینان کے حصول کے جو طریقے ہیں ان پر عمل کیا جائے اور ایسے تمام طور طریقوں سے اجتناب کیا جائے جو اس ماہ مقدس کی مخصوص عبادت (قیام) تراویح میں بے سکونی و عجز اطمینانی کا باعث بنتے ہوں۔

رمضان کی راتوں میں یہ بات بھی نوٹ کی گئی ہے کہ شروع کی تین چار راتوں میں مساجد میں نمازیوں کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے جو آہستہ آہستہ کم ہو کر نصف تک جا پہنچتی ہے اس

کی بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو طویل نمازیں پڑھنے کے عادی نہیں یا سرے سے نماز ہی نہیں پڑھتے مگر احترام رمضان و جس شیطان کی وجہ سے مساجد میں آنے لگتے ہیں تین چار رات مسلسل ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ قیام کر کے تھک جاتے ہیں اور پھر آنا چھوڑ دیتے ہیں۔ اگر ایسا اہتمام ہو کہ ہر محلہ میں کم از کم ایک مسجد ایسی ہو جہاں چھوٹی سورتوں سے نماز تراویح پڑھانے کا انتظام ہو تو عبادت کی خاطر رمضان میں مسجد کی طرف اٹھنے والے یہ قدم جو دو چار دنوں میں تھک کر رک جاتے ہیں ان میں دوام اور استقامت پیدا کی جاسکتی ہے اور اگر آئمہ حضرات ذرا سی توجہ دیں تو ان میں سے بہت سے لوگ ایسے ہوں گے جو اپنے عمل میں مداومت (پیشگی) پیدا کرنے کے خوگر ہو جائیں گے اور ایک ماہ کا یہ کورس انہیں رمضان کے بعد بھی عبادت کی طرف مائل ہی رکھے گا۔

بعض لوگ رمضان کی راتوں میں نماز تراویح میں تو بڑے اہتمام اور ذوق و شوق سے شامل ہوتے ہیں مگر سحری کھانے کے بعد نیند سے مغلوب ہو کر فجر کی نماز جماعت سے اور وقت پر ادا نہیں کر پاتے اس بات کا خاص خیال رکھا جانا چاہئے کہ نوافل کی وجہ سے کوئی فرض نہ چھوٹنے پائے دوسری طرف بعض حضرات جو رمضان کی راتوں میں شب بیداری کی دولت لوٹنا چاہتے ہیں وہ دن کے اوقات میں اپنے فرائض منہمی (ڈیوٹی) صحیح طور پر ادا کرنے کے بجائے چھپ چھپا کر سونے کی کوشش کرتے ہیں یا دیر سے ڈیوٹی پر جاتے اور آنکھ بچا کر جلد نکل جانے کی کوشش کرتے ہیں جس سے رزقِ حلال کمانے میں جو دیانتداری و محنت مطلوب ہے وہ نہیں ہو پاتی اور یوں نقلی عبادت کی وجہ سے حقوق العباد میں کمی ہو جاتی ہے جو کسی بھی صورت مستحسن نہیں، ضرورت اس امر کی ہے کہ نقلی عبادت میں اس طرح وقت نکایا جائے کہ فرائض خواہ وہ حقوق اللہ سے متعلق ہوں یا حقوق العباد سے متعلق، متاثر نہ ہونے پائیں۔

نماز تراویح کا حقیقی لطف جمعی حاصل ہو سکتا ہے کہ جب اس کا اصل مقصد پیش نظر رہے اور وہ ہے حقوق اللہ و حقوق العباد ادا کرتے ہوئے، فرائض و واجبات کی پابندی کے ساتھ ساتھ ماو رمضان میں اضافی طور پر قیام اللیل کی کوشش کرنا اور کامل الطمینان و سکون اور خشوع و خضوع سے نماز تراویح میں کلامِ حکیم کی سماعت کرنا تاکہ سابقہ گناہوں کی بخشش ہو سکے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ہمیں قرآن کریم کی تلاوت و سماعت کا صحیح حق ادا

کرتے ہوئے اس بار قیام و صیام رمضان کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

روزہ دار ہو شیاریا باش!

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال:

قال رسول اللہ ﷺ

إِنَّ الصَّائِمَ إِذَا لَمْ يَدْرِعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلِ بِهِ فَلَيْسَ اللَّهُ

حَاجِبَهُ فِي إِبْرَءِ يَدْرِعُ طَعَامَهُ وَشُرْبَهُ ﴿رواہ الترمذی﴾



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ

جناب رسول مقبول ﷺ نے فرمایا:

روزہ دار اگر

جھوٹ بولنے اور غلط کام کرنے سے باز نہ آئے

تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں

﴿سنن ترمذی﴾

(بندۂ خدا)

فقہی قواعد کا ارتقاء

ڈاکٹر جمیل الدین عطیہ : ترجمہ عتیق احمد

دوسری بحث : قواعد کا تجزیاتی مطالعہ

قواعد کا تجزیاتی مطالعہ کرتے وقت ہم ان قواعد میں ایک تو اس بنیاد پر تجزیہ کریں گے کہ ان میں تجزیہ اور ہمہ گیری کی حد تک ہے یا دوسرے قواعد کی نوعیت اور موضوع کے اعتبار سے ہم ان قواعد کی تقسیم کریں گے۔ تجزیہ اور ہمہ گیری کے اعتبار سے قواعد کی درج ذیل قسمیں ہیں :

- ۱۔ اصلی قواعد کلیہ
- ۲۔ وہ قواعد جو مختلف اقسام کے بولب قسمیہ کے درمیان مشترک ہیں۔
- ۳۔ وہ قواعد جو ایک ہی قسم مثلاً عبادات یا معاملات کے فقہی ابواب کے درمیان مشترک ہیں۔
- ۴۔ وہ قواعد جو فقہ کے ایک باب کے ساتھ مخصوص ہیں۔

قواعد کی نوعیت اور موضوع کے اعتبار سے درج ذیل قسمیں نکلتی ہیں۔

- ۱۔ اصولی قواعد
- ۲۔ کلای قواعد
- ۳۔ لغوی قواعد
- ۴۔ فقہی قواعد

چونکہ ان دونوں قسموں کی اساس ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ اس لئے دونوں کی اقسام میں تداخل پیدا جائے گا۔

۱۔ کلی اصولی قواعد:

(الف) یہ بات پہلے ذکر کی جا چکی ہے کہ امام عزالدین بن عبدالسلام (متوفی ۶۶۰ھ) نے تمام فقہی قواعد و فروعیات کو دو قواعدوں کی طرف لوٹایا ہے۔ (۱) جلب منفعت، (۲) دفع مضرت، بلکہ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ دفع مضرت بھی فی الجملہ جلب منفعت ہی میں شامل ہے اور اس طرح سارے کے سارے قواعد کا مرجع ایک قاعدہ جلب منفعت قرار پا جاتا ہے۔

(ب) بعض علماء نے اس ہمہ گیر نظریہ کی تفصیل کرتے ہوئے تمام قواعد چار کی تعداد کی طرف لوٹائے، بعض نے پانچ قواعد کو اصل قرار دیا اور بعض کے یہاں اصلی قواعد چھ قرار پائے۔

مردوزی (متوفی ۴۶۲ھ) نے فقہ شافعی کا ماخذ درج ذیل چار قواعد کو قرار دیا ہے۔

۱۔ البقین لا یزول بالشک : یقین شک سے زائل نہیں ہوتا۔

۲۔ المشقة تجلب التيسير: مشقت آسانی کو کھینچتی ہے۔

۳۔ الضر يزال: نقصان کو دور کیا جائے گا۔

۴۔ العادة محكمة: عادت کے مطابق حکم لگایا جائے گا۔

(ج) ابن السکّی (متوفی ۱۷۷ھ) نے پانچ قواعد کو بنیادی قرار دیا ہے، چنانچہ انہوں نے مروزی کے بیان کردہ چار قواعد کے ساتھ اس پانچویں قاعدہ کا اضافہ کیا۔

۵۔ الامور بمقاصدھا: اعمال کی حیثیت مقاصد کے اعتبار سے ہوگی اور فرمایا ہے کہ اس عبارت سے زیادہ عمدہ اور بہتر عبارت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ ”انما الاعمال بالنیات“ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔

ابن السکّی کی اس عبارت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان سے پہلے کسی اور شخص نے اس پانچویں قاعدہ کا اضافہ کر دیا تھا، شاید ابن السکّی نے یہ پانچواں قاعدہ کسی حقیقی فقہ سے لیا ہو مثلاً صدر الدین محمد بن عمر بن مرحل سے جنہوں نے فقہی فروع کے سلسلہ میں اشباہ و نظائر کے موضوع پر ایک کتاب مرتب کی، ابن السکّی نے اپنی کتاب ”القواعد والاشباہ والنظائر“ کے مقدمہ میں اس کتاب کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے ”میں نے اس کتاب کو لیا، میں نے اس کتاب کا کھن نکال لیا، اور اس کتاب کے قواعد کے سمندر میں جو جھاگ تھا اُسے نکال پھینکا اور اشباہ و نظائر یکجا کئے۔ بعض حضرات نے ان پانچوں قواعد کو اس طرح منظوم کیا ہے۔

خمسة محرورة قواعد مذهب للشالعی بها تكون حبیروا
ضرر يزال و عادة قد حکمت و کذا المشقة تجلب التيسیرا
والشک لا ترفع به متیقناً والقصد اخلص ان اردت اجوراً

(د) سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) نے بھی ابن السکّی کی پیروی کرتے ہوئے انہیں پانچ قواعد کا ذکر کیا جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ سارے مسائل فقہیہ انہیں کی طرف لوٹتے ہیں، سیوطی نے شیخ تاج الدین بن السکّی کا قول نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: ”میرے نزدیک محقق بات یہ ہے کہ اگر مسائل فقہیہ کو تکلف کے ساتھ کھینچنا کر پانچ قواعد کی طرف پھیرا جائے تو اس صورت میں پانچواں قاعدہ پہلے قاعدہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ (۱) اور اس طریقہ پر تو یہ بھی کہا

☆ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا سن ولادت ۸۰ ہجری اور سن وفات ۱۵۰ ہجری ہے ☆